یہ کتاب شرما صاحب کے چند گیتوں کا مجموعہ ہے جس میں انسانی زندگی کو پنچھی (پرند) متصور کرکے طفولیت شباب اور شیب تینوں زمانوں کی تخیلی تصویر تیار کی گئی ہے۔

یہ گیت جذبات کے لیے تیہی لطافت کے سرمایہ دار ہیں اور حقائقِ حیات کو ایک خاص زاویۂ نگاہ سے دلکش انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ان کی ترتیب میں انسان کے حیاتیاتی ارتقا اور نفسیاتی تغیرات کو ملحوظ رکھتے ہوئے شاعر نے دلی کیفیات کو موثر پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ پوری کتاب کو ایک افسانے سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ جس میں "عروج" کے بعد "تقابلِ عروج" اور "منتہا" بے حد اثر آفرین ہے۔ مثلاً "تقابلِ عروج" میں ــــ

اُٹھ اور اُٹھ کر آگ لگا دے   پھونک دے پنجرا پنکھ جلائے

راکھ بگولا بن کر پنچھی   پہنچے اُن کے پاس

پنچھی کاہے ہوت اُداس   توڑ نہ من کی آس

پنچھی کاہے ہوت اُداس

اور "منتہا" میں ــــ "پنچھی پنجرا ہوا پُرانا" یہ دونوں گیت اثر آفرینی کی کامیاب مثالیں ہیں۔

ذریعۂ اظہار کے لیے مترنم بحر استعمال کی گئی ہے۔ زبان بھی موزوں ہے لیکن اس میں بعض جگہ ہندی نا سنسکرت الفاظ کی آمیزش نے نہ صرف یہ کہ روانی وفصاحت کو مجروح کیا ہے بلکہ ایک طرح کی "شعری کراہت" پیدا کردی ہے۔ شرما صاحب سے اس کتاب میں ایک بڑی لغزش یہ ہوئی ہے کہ اُنھوں نے "پنچھی" کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کیا ہے۔ حالانکہ یہ اُردو اور ہندی دونوں زبانوں میں مذکر ہی استعمال ہوتا ہے۔

شعر و شاعری سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ (م)

مصوّر۔ یہ ایک ہفتہ وار علمی و ادبی جریدہ ہے۔ تقطیع $\frac{20 \times 30}{4}$ زرِ چندہ سالانہ آٹھ روپے فی پرچہ ۲ر کاغذ معمولی۔ کتابت، طباعت بہتر۔ پتہ:۔ بمبئی ۸

یہ پرچہ بہت عرصہ سے شائع ہوتا ہے لیکن اب چند ماہ سے اس کی عنانِ ادارت میرزا ادیب صاحب